ملفوظات وحالات حضرت مولانا عبدالمجید لدھیانوی

مولنا مفتی طارق محمود صاحب

ایک مرتبہ بندہ (مولنا اللہ وسایا) نے سبق میں حضرت سے عرض کیا کہ ترجمہ قرآن ملا ہے، کس تفسیر کا مطالعہ کروں؟

بیان القرآن کی اہمیت آپ (حضرت مولنا عبدالمجید لدھیانوی رحمہ اللہ تعالیٰ) نے ارشاد فرمایا: اردو زبان میں جو شخص قرآن کریم کے مفہوم ومطالب پر قدرت حاصل کرنا چاہتا ہو اس کو بیان القرآن اور فوائد عثمانی (تفسیرِ عثمانی) کا مطالعہ کرنا چاہیے۔ اور عربی میں تفسیر نسفی کا مطالعہ کرے۔ اور کبھی ارشاد فرمایا حالات حاضرہ کے اعتبار سے معالم العرفان (مولنا صوفی عبدالحمید سواتی رحمہ اللہ تعالیٰ) بھی بہت شاندار ہے۔ حضرت الاستاذ رحمہ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا کہ میں نے بیان القرآن کا پچیس بار مکمل مطالعہ کیا ہے اور اتنے ہی بار فوائد عثمانی کا مطالعہ کیا ہے۔ اور فیض الباری کا دس بار مطالعہ کیا ہے اور فرمایا ہر بار نئے علوم ملے۔ پھر فرمایا کہ حکیم الامت حضرت مولنا محمد اشرف علی تھانوی رحمہ اللہ تعالیٰ کے بیان القرآن کی جامعیت اس شخص پر آشکارا ہو سکتی ہے جو پہلے کئی تفاسیر کا مطالعہ کر چکا ہو۔

حضرت مولنا عبدالمجید لدھیانوی رحمہ اللہ تعالیٰ نے حکیم الامت حضرت مولنا محمد اشرف علی تھانوی رحمہ اللہ تعالیٰ کے ملفوظات کا تین بار مکمل مطالعہ فرمایا تھا۔ قدوری اور کنز والے سال ملفوظات کا مطالعہ مکمل کر چکے تھے۔

ذوق مطالعہ تیسری بار مطالعہ کا سبب یہ ہوا کہ ایک مرتبہ حکیم الامت حضرت مولنا محمد اشرف علی تھانوی رحمہ اللہ تعالیٰ کا ایک ملفوظ نقل فرمایا، اس پر عرض کیا گیا کہاں ہے؟ فرمایا اس وقت ذہن میں نہیں۔ یہ واقعہ آیا گیا ہوا۔ اس واقعہ سے تقریباً دو تین سال کے بعد مجھے گھر بلایا اور فرمایا میں نے پھر سے مطالعہ شروع کیا اور الحمدللہ! وہ ملفوظ مجھے مل گیا ہے۔ پھر اس ملفوظ کو پڑھ کر سنایا اور صفحہ وجلد کو اپنے پاس نوٹ کر لیا۔

اسباق اور مطالعہ ایک مرتبہ میں نے عرض کیا کہ آنجناب نے روزانہ کتنے سبق پڑھائے اور کتنے گھنٹے مطالعہ فرمایا؟ ارشاد فرمایا کہ دس گھنٹے تک سبق کا مطالعہ کیا ہے اور آٹھ گھنٹے تک سبق پڑھائے ہیں۔

درسِ قرآن ایک بار ارشاد فرمایا: دارالعلوم کبیر والا کے زمانہ میں حضرت مولنا عبدالخالق رحمہ اللہ تعالیٰ نے ہمارے درسِ قرآن کو بہت زیادہ اہمیت دے دی تھی۔ اس زمانہ میں درسِ قرآن کی تیاری بھی بہت بھرپور ہوتی تھی۔ سردیوں کی راتوں میں رات کو دو بجے اٹھ جاتا تھا، اٹھ کر ورزش کرتا، دوڑ لگاتا، آدھ پون گھنٹہ یہ عمل کرتا اور پھر غسل کر کے تہجد کے مختصر نفل ادا کرتا اور پھر اپنی چائے خود بنا کر درسِ قرآن کی تیاری میں مشغول ہوتا اور فجر کی نماز تک اس میں مشغول رہتا۔ (تذکرہ حکیم العصر: ۸۰۔۸۱ مولنا اللہ وسایا صاحب مدظلہ)